کر سامنے کھڑا ہے۔ق والوں کو مونس الٰہی کی پڑی ہے وہ اپنے نورِ چشم اور لخت جگر کو چھڑانے کیلئے ساتھ دینے کو تیار ہیں مگر کائرے اور سروس شوز والے ہاتھ سے جاتے ہیں۔ کیا اب بھی وقت نہیں ہے کہ وزیر اعظم اسمبلی توڑنے کی ایڈوائس دے کر اس خرابی سے جان چھڑائے؟...... مگر یہ سیاسی پختگی پی پی میں کہاں؟

ڈرون حملے اور حکومتی مکاری

ڈرون حملے فاٹا پر نہیں بلکہ ہماری اتھارٹی اور قومی و علاقائی حاکمیت پر ہوتے ہیں۔ مرکزی اسمبلی نے ان کے خلاف ایک نہیں کئی قرار دادیں پاس کیں۔ لیکن گداگروں کی کسے پروا؟ جو لوگ یہ دہائی دیتے ہیں، پہلے امریکی مال لینا بند کریں...... وہ یہ کریں تو یہ حملے بند ہو جائیں گے۔ ساری تخریب کاری امریکہ کرا رہا ہے اور ایک فرضی و خیالی ملزم القاعدہ اور طالبان، اسامہ بن لادن اور ملا عمر کے ذمے لگا رہا ہے اور ہم ان بے چاروں کو کوس رہے ہیں جن کو اپنی جان کے لالے پڑے ہیں۔

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کون کرتا ہے؟ یہ کوئی معمہ نہیں۔ کراچی کے پولیس چیف سے پوچھو۔ وہ صاف صاف بتا دے گا۔ یہ بھتہ خور کرتے اور کراتے ہیں اور کسے معلوم نہیں کہ بھتہ خور کون ہے؟ قائم علی شاہ کو معلوم ہے۔ ان پر ہاتھ ڈالنے کیلئے ہاتھ پاؤں مارنے لگتا ہے تو کرسی ہل جاتی ہے اور بے چارہ پھر کرسی سے چمٹ جاتا ہے۔ بالآخر کرسی سے بھی ہاتھ دھونا پڑتے ہیں۔ یہ مفاہمت کی سیاست ہے۔ نسخہ یہ ایجاد ہوا ہے کہ لوگ مرتے رہیں اور تم حکومت کرتے رہو اور اگر لوگوں کو بچایا تو تمہاری حکومت نہیں بچے گی اور یہ نسخہ کیمیا رحمٰن ملک کی دریافت ہے۔

گرانی اور حکومت کی شاہ خرچیاں

گرانی کی لہر پر لہر اٹھ رہی ہے۔ گراں فروش، ذخیرہ اندوز اور ناجائز منافع خور نغمہ زن ہیں

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

حکومت کے مالیاتی مینیجر علم الاقتصاد کی ابجد سے بے بہرہ ہیں اور نہیں جانتے کہ گرانی کا ایک ہی انسداد ہے اور وہ انسداد وہ نہ تو تجویز کرتے ہیں اور نہ کوئی اس پر عمل کرتا ہے اور وہ ہے کفایت شعاری، ہر چیز کی سب سے